2

یورپ کے سائنسدان اب حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کو ان کی الوہیت کی دلیل قرار نہیں دیتے

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور نشان ہے کہ دنیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ صداقتوں کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہی ہے

(فرمودہ 13 جنوری 1956ء بمقام ربوہ)

تشہّد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

''آج مجھے لندن سے ایک خط ملا ہے جو میر داؤد احمد کی طرف سے آیا ہے۔ اس میں انہوں نے ذکر کیا ہے کہ اب ہماری مسجد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے علمی طبقہ کے لوگ آنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مس پیری نے (غالباً ڈاکٹر ہیں کیونکہ آگے چل کر خط میں ذکر آتا ہے کہ انہوں نے کہا میں جس کالج میں پڑھاتی ہوں اور جس ہسپتال میں کام کرتی ہوں اس میں کام کرنے والے ڈاکٹروں نے مجھے اس بات پر مبارکباد دی ہے اور مجھ پر رشک کیا ہے کہ مجھے مسجد لندن میں لیکچر کے لیے بلایا گیا ہے) ہماری مسجد میں اس بات پر لیکچر دیا ہے کہ عورت کے ہاں بغیر مرد کے بھی بچہ پیدا ہوسکتا ہے۔

اب دیکھو! وہی انگلستان جو دنیا میں عیسائیت کی تبلیغ کا مرکز تھا اس میں ایسے لوگ پیدا ہونے لگ گئے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کی تصدیق کر رہے ہیں۔ بغیر باپ کے بچہ پیدا ہونا غیروں کے لیے تو الگ رہا خود احمدیوں کے ایک طبقہ کے لیے بھی ناقابلِ تسلیم امر تھا اور وہ اسے سنّۃ اللّٰہ کے خلاف خیال کرتے تھے۔ گو اس اعتراض کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ دیا ہے کہ وہ کونسا انسان ہے جس نے ساری سنّۃ اللّٰہ کا احاطہ کرلیا ہو؟ جب کسی انسان کو بھی خداتعالیٰ کی ساری سنتوں کا علم نہیں تو تم یہ نہ کہو کہ یہ امر سنّۃ اللّٰہ کے خلاف ہے بلکہ یہ کہو کہ سنّۃ اللّٰہ کا جس قدر ہمیں علم ہے یہ بات اس کے خلاف معلوم ہوتی ہے۔ مگر اَب اسی بات کو جو آج سے کئی سال قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی تھی خود عیسائی مان رہے ہیں۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ احمدیت کے مخالفوں پر کتنی ضربیں پڑتی ہیں۔

پہلی ضرب تو عیسائیت پر پڑتی ہے کیونکہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ مسیح چونکہ بِن باپ پیدا ہوئے تھے اس لیے وہ انسان نہیں بلکہ خداتعالیٰ کے بیٹے تھے۔ لیکن اب عیسائی ڈاکٹر ہی کہہ رہے ہیں کہ کسی بچہ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا کوئی معجزہ نہیں کیونکہ سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ بغیر مرد کے بھی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوسکتا ہے. اور جب عورت بغیر مرد کے بھی بچہ جَن سکتی ہے تو اس وجہ سے کہ مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے اُن کا خداتعالیٰ کے بیٹے ہونے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پس سائنسدانوں کا یہ انکشاف عیسائیت پر ایک تبر ہے۔

پھر یہ انکشاف اُن مسلمانوں پر بھی ایک تبر ہے جو کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام جبریل کے نفخِ روح سے پیدا ہوئے تھے۔ جب بچہ بغیر باپ کے بھی پیدا ہوسکتا ہے تو جبریل کو حضرت مریم میں نفخِ روح کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ آخر بات وہی نکل آئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہی تھی کہ انسان کی پیدائش بغیر باپ کے بھی ممکن ہے اور بغیر باپ کے پیدا ہونے والا انسان انسان ہی رہتا ہے خداتعالیٰ کا بیٹا نہیں بن جاتا۔ اور پھر اس سے قانونِ قدرت بھی نہیں ٹوٹتا۔

گویا سائنس کے اس انکشاف سے عیسائیوں، غیراحمدیوں اور غیرمبائعین تینوں پر

بڑی بھاری ضرب پڑتی ہے۔ عیسائیوں پر اس لیے کہ وہ کہتے ہیں مسیح علیہ السلام چونکہ باقی انسانوں کے خلاف بغیرباپ کے پیدا ہوئے ہیں اس لیے وہ خداتعالیٰ کے بیٹے ہیں۔ غیراحمدیوں پر اس لیے کہ اُن کا عقیدہ ہے کہ مسیح علیہ السلام جبریل کے نفخِ روح سے پیدا ہوئے تھے۔ غیرمبائعین پر اس لیے کہ اُن کا خیال ہے کہ مسیح کا بغیرباپ کے پیدا ہونا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ گویا اِس نئے انکشاف نے مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے متعلق تمام تھیوریوں کو غلط ثابت کر دیا اور صرف وہی تھیوری باقی رہ گئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کی تھی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے لیے نہ خداتعالیٰ کو یہ ضرورت تھی کہ جبریل علیہ السلام کو حضرت مریم کے پاس نفخِ روح کے لیے بھیجے، نہ ان کا بغیرباپ کے پیدا ہونا ان کی خدائی کا ثبوت ہے اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ بیشک کہنے والے بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ زمانہ کی ایک رَو تھی جس کے باعث یہ بات پیش کی گئی تھی لیکن اگر یہ بات زمانہ کی ایک رَو کا ہی نتیجہ ہوتی تو خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض مُریدبھی اِس نظریہ کا کیوں انکار کر دیتے۔ مولوی محمدعلی صاحب نے اِس تھیوری کے خلاف نہایت سخت مضمون لکھا ہے لیکن اب خود سائنسدانوں نے ان کے عقیدہ کو غلط ثابت کر دیا ہے۔ اِس سے پہلے مجھے ڈھاکہ سے بھی ایک اخبار کا کٹنگ آیا تھا جس میں یہی ذکر تھا اور اب لندن سے خط آیا ہے کہ ایک ڈاکٹر نے تقریر کی ہے کہ بغیرباپ کے پیدا ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں۔ پہلے یہی سائنس دان اِس بات پر ہنسی اُڑایا کرتے تھے کہ مسیح علیہ السلام بغیرباپ کے کس طرح پیدا ہو گئے۔ وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا نہیں مانتے تھے بلکہ سمجھتے تھے کہ مسیح علیہ السلام کی بغیرباپ کے پیدائش کا قصہ ہی غلط ہے لیکن اب خداتعالیٰ نے خود سائنسدانون کا دماغ اِس طرف پھیر دیا ہے کہ وہ بغیرباپ کے پیدائش کو ممکن کہنے لگ گئے ہیں۔

مجھے یاد ہے شروع شروع میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو بھی اس بارہ میں تردّد تھا اور آپ فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا 1 سے یہ مراد لیتے تھے کہ ممکن ہے حضرت مریم علیہا السلام نے کسی نیک اور فرشتہ سیرت انسان سے شادی کر لی ہو جس کے نتیجہ میں

حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے ہوں۔ ایک دفعہ بچپن کے زمانہ میں مَیں نے ایک مضمون لکھا جس میں مَیں نے اس تھیوری کا ذکر کر دیا۔ میں نے لکھا کہ خدا تعالیٰ کی کئی قدرتیں ہیں جن کا ظہور اس دنیا میں وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے۔ میں نے اُس وقت کسی قدر علمِ حیوانات کا مطالعہ کر لیا تھا اس لیے میں نے مثال دی کہ تجربہ سے پتا لگتا ہے کہ بعض جانور ایسے ہیں جو درمیان سے کٹ جائیں تو اُن کا ہر حصہ علیحدہ علیحدہ ترقی کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اِس پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے مجھے فرمایا میاں! تم ابھی بچے ہو تم ان باتوں میں مت پڑو۔

لیکن اب جوں جوں سائنس ترقی کرتی جاتی ہے دنیا اِنہی باتوں کی طرف آ رہی ہے جو خدا تعالیٰ نے اور اس کے دیئے ہوئے علم کے نتیجہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے کئی سال قبل بیان فرمائی تھیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے بغیر باپ کے پیدا ہونے کا واقعہ قرآن کریم میں موجود ہے مگر اس سے علماء نے یہ دھوکا کھایا کہ انہوں نے مسیح علیہ السلام کو ایسا وجود قرار دے دیا جو باقی انبیاء سے ممتاز اور مسِّ شیطان سے پاک تھا۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ سارے انبیاء ہی مسِّ شیطان سے پاک ہوتے ہیں۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کو اس لحاظ سے دوسرے انبیاء پر کوئی امتیاز حاصل نہیں۔ لیکن بعض مسلمان علماء نے اسے اچنبھے کی پیدائش قرار دے دیا اور عیسائیوں نے بن باپ پیدائش کو اُن کی خدائی کا ثبوت قرار دے دیا۔ پھر بعض لوگ ایسے پیدا ہوئے جنہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ بن باپ پیدائش قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ لیکن اب جو نئی رَو چلی ہے وہ اُس بات کی تصدیق کرتی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی تھی۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور نشان ہے کہ وہ دنیا کو آپ کی بیان فرمودہ صداقتوں کی طرف لا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا:۔

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج 2

چنانچہ اب احرارِ یورپ میں سے کچھ تو آہستہ آہستہ اپنے بلند بانگ دعاوی کو چھوڑ رہے ہیں اور کچھ ان باتوں کو جو اِس سے قبل انہیں غیر قدرتی نظر آتی تھیں قانونِ قدرت میں شامل کر کے مذہب کی طرف آ رہے ہیں۔ گویا ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى 3 کی سی کیفیت پیدا

ہو رہی ہے۔ یعنی سائنسدان اوپر کی طرف چڑھ رہا ہے اور مولویوں نے جو مبالغہ کا رنگ مذہب پر چڑھا دیا تھا وہ اُتارا جا رہا ہے۔

بہرحال یہ خداتعالیٰ کا بہت بڑا نشان ہے جو اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے تھوڑا عرصہ بعد ہی جبکہ آپ کے دیکھنے والے ابھی موجود ہیں ظاہر کیا ہے۔ جو خیالات سینکڑوں سال سے چلے آ رہے تھے اُنہیں اب مِٹایا جا رہا ہے اور حیرت آتی ہے کہ کس طرح دنیا خدائی باتوں کی تصدیق کے لیے تیار ہو رہی ہے۔ یہی خبر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اِن الفاظ میں دی تھی کہ وَاُزۡلِفَتِ الۡجَنَّۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ 4 کہ آخری زمانہ میں جنت متقیوں کے قریب کر دی جائے گی۔ یعنی اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا کہ مذہبی باتیں لوگوں کی سمجھ میں آنے لگ جائیں گی اور سائنس مذہب کی جو مخالفت کر رہی ہے وہ آپ ہی آپ ختم ہو جائے گی۔ اِس طرح متقی لوگوں کے لیے جنت کا حصول بہت آسان ہو جائے گا''۔ (الفضل 3 فروری 1956ء)

---

1 : مریم:18

2 : درثمین اُردو صفحہ 130۔ زیر عنوان مناجات اور تبلیغِ حق

3 : النجم:9

4 : الشعراء : 91